بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

اس مرتبہ یوم آزادی کے موقع پر صدر جمہوریہ ہند نے جہاں سنسکرت کے چار بڑے فاضلوں کو ایک خاص اعزازی سند سے نوازا ہے ان کے ساتھ ہی ہمارے مخدوم ڈاکٹر محمد زبیر صدیقی کو بھی عربی کے ایک نامور فاضل و محقق کی حیثیت سے یہ اعزاز عطا فرمایا گیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب اپنی ٹھوس استعداد اور بلند پایہ علمی تحقیقات و وسعت نظر کی بنا پر نہ صرف ہندو پاک میں بلکہ باہر کے علمی حلقوں میں بھی مشہور ہیں، موصوف نے فن حدیث پر جو مستقل تحقیقی کام کیا ہے اس کے کچھ حصے اردو اور عربی میں شائع ہو چکے ہیں۔ آج کل وہ ان سارے کاموں کو ایک ضخیم کتاب کی شکل میں انگریزی زبان میں مرتب کر رہے ہیں، ان کی کتاب "عربی و فارسی میں طبی ذخیرۂ ادویات کا مطالعہ" جو ان کی سالہائے دراز کی تحقیق و مطالعہ کا نتیجہ ہے۔ چند روز میں پریس میں جانے والی ہے۔

ڈاکٹر صاحب کا جتنا وقار پبلک میں ہے گورنمنٹ میں بھی ہے اسی وجہ سے ۱۹۵۱ء میں جو انٹرنیشنل اورنٹیل کانفرنس استنبول میں منعقد ہوئی تھی ڈاکٹر صاحب نے اس میں حکومت ہند کی نمائندگی کی تھی۔

یہ اعزاز اب ہر سال ہی کسی نہ کسی کو ملتا رہے گا لیکن ڈاکٹر صاحب آزاد ہندوستان میں سب سے پہلے شخص ہیں جن کو صدر جمہوریہ نے عربی میں علمی فضیلت کی بنا پر اردو میں ایک سند خاص عطا فرمائی ہے اور ساتھ ہی ۱۵۰۰ روپے سالانہ کا وظیفہ اور ایک خلعت بھی عطا فرمایا ہے۔ ہم ڈاکٹر صاحب کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

حافظ علی بہادر خاں اردو زبان کے پرانے صحافی اور دیرینہ قومی کارکن ہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد کے ساتھ بھی آپ کو خاص قرب رہا ہے۔ موصوف نے ماہنامہ "آج کل" بابت اگست ۱۹۵۸ء کی اشاعت "ابوالکلام نمبر" میں ایک مضمون لکھا ہے جس میں صفحہ ۸۶ پر وہ کہتے ہیں کہ

"ایک جگہ میں نے "اسلامی کلچر" کا جملہ استعمال کیا۔ بین السطور میں مولانا ابوالکلام نے اپنے قلم سے لکھ دیا۔ بشرطیکہ اسلام جیسے عالمگیر مذہب کا کوئی کلچر ہو" اس پر میں نے جب مولانا سے گفتگو کی تو یہ پایا کہ ان کی رائے میں اسلام کا کوئی مخصوص کلچر نہیں ہے مختلف ممالک کے لوگوں کے مختلف کلچر ہوتے ہیں اور مختلف زمانوں میں کلچر بدلتے